روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 3 فروری 2012ء 10ربیع الاول 1433 ہجری 3 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 29

مکذبین کی اطاعت نہ کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً تیرا رب ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس تو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔ (القلم:9,8)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم لوگوں نے اس وقت جو بیعت کی ہے اس کا زبان سے کہہ دینا اور اقرار کر لینا تو بہت ہی آسان ہے مگر اس اقرار بیعت کا نبھانا اور اس پر عمل کرنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ نفس اور شیطان انسان کو دین سے لاپروا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ دنیا اور اس کے فوائد کو آسان اور قریب دکھاتے ہیں لیکن قیامت کے معاملہ کو دور دکھاتے ہیں جس سے انسان سخت دل ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ بہت ہی ضروری امر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو جہاں تک کوشش ہو سکے ساری ہمت اور توجہ سے اس اقرار کو نبھانا چاہئے اور گناہوں سے بچنے کے لئے کوشش کرتے رہو۔

گناہ کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلاف مرضی کرنا اور ان ہدایتوں کو جو اس نے اپنے پیغمبروں خصوصاً آنحضرت ﷺ کی معرفت دی ہیں توڑنا اور دلیری سے ان ہدایتوں کی مخالفت کرنا یہ گناہ ہے جبکہ ایک بندہ کو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کا علم دیا جاوے اور اس کو سمجھا دیا جاوے۔ پھر اگر وہ ان ہدایتوں کو توڑتا اور شوخی اور شرارت سے گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتا ہے اور اس ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ مرنے کے بعد دوزخ میں پڑے گا بلکہ اسی دنیا میں بھی اس کو طرح طرح کے عذاب آتے اور ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین واحکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے۔ جہاں تم کو پناہ مل جاوے اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو کیونکہ گناہ بہت بری شئے ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ اس جرأت و دلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 606)

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ بنگلہ دیش کے موقع پر اختتامی خطاب لندن سے براہ راست ارشاد فرمائیں گے۔ Live نشریات کا آغاز مورخہ 5 فروری 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 2:30 بجے سہ پہر ہو جائے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

مکرم شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو لندن

وقف نو میں شمولیت کے خواہشمند
والدین سے ضروری گزارشات

وقف نو میں شمولیت کے لئے اکثر والدین اب خط لکھنے کی بجائے فیکس کا استعمال کر رہے ہیں۔فیکس کے ضمن میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل امور پیش کئے جارہے ہیں اور گزارش کی جاتی ہے کہ انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

1۔کوشش کی جائے کہ فیکس کے لئے بڑے سائز کا کاغذ استعمال نہ کیا جائے۔کاغذ اگر A-4 سائز سے بڑا ہوگا تو فیکس کے پرنٹ میں کچھ لکھائی کٹ جائے گی۔

2۔جب فیکس کے لئے خط لکھیں تو ہمیشہ سفید کاغذ استعمال کریں۔رنگ دار کاغذ کا پرنٹ بعض دفعہ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے جسے پڑھا نہیں جاسکتا۔اگر آپ کا ایڈریس کٹ گیا تو آپ کو جواب نہیں دیا جاسکے گا۔

3۔کاغذ ہمیشہ بغیر لائن والا استعمال کریں۔لائن والے کاغذ کا پرنٹ بعض دفعہ صحیح نہیں نکلتا یا لکھائی کٹ جاتی ہے۔

4۔لکھنے کے لئے نیلی سیاہی یا پنسل کی بجائے کالی سیاہی استعمال کی جائے تاکہ پرنٹ اچھا اور صاف نکل سکے۔اگر اردو ٹائپ کرنے کی سہولت حاصل ہو تو بہت بہتر ہوگا کہ خط اردو میں ٹائپ کر کے فیکس کیا جائے۔

5۔اس بات کو مدنظر رکھیں کہ خط مختصر ہو اور ایک صفحہ سے زائد نہ ہو۔بعض لوگ کئی صفحات پر مشتمل فیکس کرتے ہیں جن میں سے بعض صفحات پرنٹ نہیں ہوتے اور پتہ نہیں لگتا کہ لکھنے والے نے کیا لکھا تھا۔

6۔خط کے چاروں طرف کم از کم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا جائے۔بعض لوگ حاشیہ بالکل نہیں چھوڑتے اور انتہائی اوپر سے لکھتے ہوئے آخر تک لکھتے چلے جاتے ہیں نہ دائیں طرف اور نہ ہی بائیں طرف جگہ چھوڑتے ہیں جس کی وجہ سے پرنٹ میں اُن کا نام اور پتہ کٹ جاتا ہے۔ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

7۔وقف کی درخواست اگر والد کی طرف سے ہو تو وہ اپنی اہلیہ کا نام اور اسی طرح اگر والدہ کی طرف سے ہو تو وہ اپنے خاوند کا نام ضرور درج کریں۔یہ بھی نوٹ کر لیا جائے کہ وقف نو میں شمولیت کی درخواست صرف والدین کر سکتے ہیں۔وقف نو کی اصولی ہدایات کے تحت رشتہ داروں اور عزیزوں کی طرف سے لکھی گئی درخواستوں کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

8۔اپنے ناموں کو احتیاط سے اور ہمیشہ ایک طرح لکھا کریں۔بعض لوگ اپنے نام احتیاط سے نہیں لکھتے یا نام بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ریکارڈ میں خرابی ہونے کا احتمال ہے مثلاً اگر کسی کا نام عبدالماجد احمد طارق ہے تو ہمیشہ ایسا ہی لکھا جانا چاہئے۔اسے اگر طارق احمد ماجد لکھا جائے گا تو اس سے ریکارڈ میں خرابی ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں کو نہیں سمجھ سکتا۔

9۔فیکس کرنے کے بعد چیک کیا جانا چاہئے کہ کیا فیکس دوسری طرف پہنچ گئی ہے کہ نہیں۔بعض مشینوں میں یہ سہولت ہوتی ہے کہ وہ رسید بھی پرنٹ کر دیتی ہیں جس سے اطمینان ہو جاتا ہے کہ فیکس دوسری جانب پہنچ گئی ہے۔

10۔جو احباب وقف کی درخواستیں ربوہ بھجواتے ہیں وہ کافی عرصہ کے بعد لندن پہنچتی ہیں اس لئے کوشش کریں کہ وقف کی درخواستیں براہ راست لندن کے پتہ پر بھجوائی جائیں۔اسی طرح جو لوگ وقف کی درخواستیں اپنی مقامی جماعت میں جمع کرواتے ہیں وہ بھی بہت دیر کے بعد لندن موصول ہوتی ہیں۔اس لئے اسی لحاظ سے جواب تاخیر سے ملے گا۔

11۔گزارش ہے کہ وقف کی درخواست میں صرف وقف کا ذکر کیا جائے بقیہ امور کے لئے الگ خط تحریر کیا جائے۔اگر نام تجویز کرنے کی درخواست ایک ہی خط میں کر دی جائے تو بہت بہتر ہوگا۔

12۔بعض مجبوریوں کی بنا پر پاکستان کی ڈاک براہ راست گھروں کے ایڈریس پر نہیں بھجوائی جاتی اس لئے جواب پہنچنے میں دیر لگتی ہے۔پاکستان کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ درخواست بھجوانے کے کچھ عرصہ بعد اپنی مقامی جماعت سے رابطہ کیا کریں اور وہاں سے جواب حاصل کریں۔

13۔درخواست پر اپنا مکمل پتہ ضرور لکھا جانا چاہئے جس کے بغیر جواب کی توقع نہیں رکھی جانی چاہئے۔اسی طرح گھر کا یا موبائل فون نمبر اور اگر ای میل ایڈریس ہو تو وہ بھی ضرور درج کریں۔شعبہ وقف نو آپ سے فون کے ذریعہ رابطہ کر سکتا ہے۔

14۔بعض احباب حوالہ نمبر کے لئے یا دیگر امور کے لئے مختلف شعبوں کو لکھتے رہتے ہیں۔نوٹ فرمالیں کہ وقف نو کے تمام امور کے لئے نیز حوالہ نمبر کے لئے صرف انچارج شعبہ وقف نو، لندن کو لکھا جانا چاہئے اور اس میں مکمل تفصیل درج ہونی چاہئے یعنی نام والد، نام والدہ، نام دادا، نام واقف اور اس کی تاریخ پیدائش اور گھر کا مکمل پتہ۔اگر آپ کا ای میل ایڈریس ہو اور وہ صاف حروف میں لکھا ہوا ہو تو حوالہ نمبر آپ کی خدمت میں ای میل کے ذریعہ بھی بھجوایا جاسکتا ہے۔

15۔وقف نو کے امور کے لئے شعبہ وقف نو سے ای میل کے ذریعہ بھی مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

waqfenoulondon@hotmail.co.uk

اس بات کی درخواست کی جاتی ہے کہ یہ ای میل صرف وقف نو کے متعلقہ امور کے لئے استعمال کی جائے۔

❀......❀......❀

دعوت فکر

یارو! خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟
خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

کب تک رہو گے ضدّ و تعصب میں ڈوبتے؟
آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں؟

کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات؟
کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟

سچ سچ کہو، اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب!
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

درثمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم راشد محمود منہاس صاحب

مقام حدیث از تحریرات حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود جس دور میں مبعوث ہوئے وہ دور نبی کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان کے ثریا پر جانے کا دور تھا اور مسیح موعود اس دور میں حکم اور عدل کے طور پر مبعوث ہوئے۔ اس دور کے فسادات میں سے ایک بڑا فتنہ حدیث کو اس کے مقام سے بڑھا کر اور گھٹا کر پیش کرنا ہے۔ اس فساد کا بھی حضرت مسیح موعود نے حل کیا اور حدیث کا اصل مقام بیان کیا اور اپنی جماعت کو نصیحت کی کہ:

''اس بارہ میں وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں۔ یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثوں کو اپنا قبلہ وکعبہ قرار دیں جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے۔ اور نہ ایسے طور سے حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دے دیں جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائیں''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 213)

اس طرح حضرت مسیح موعود نے بطور حکم و عدل جو حدیث کا مقام بیان کیا ہے اس کو بیان کرنا مقصود ہے۔

حدیث کی تعریف

حضرت مسیح موعود نے بطور حکم وعدل حدیث کی ایک نئی تعریف بیان کی اور سنت کو اس سے الگ بیان کیا ہے اور فرمایا:

''حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت ﷺ سے قریبا ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں''

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 210)

اور سنت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ پاک نمونے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہیئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہیئے۔ اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبوی ﷺ جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے۔ سنت اسی کا نام ہے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

آپ سنت کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت ﷺ نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا۔ سنت ان باتوں کا نام نہیں جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں۔ بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتداء سے چلا آیا ہے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 62)

سنت اور حدیث کے اس فرق کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں۔

''ہم اس جگہ اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں۔ یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہیں دیتے۔ جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے۔ بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت ﷺ کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 209)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر پر تھے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول ﷺ کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنت یعنے عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

''اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں در اصل سنت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت ﷺ نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

حدیث کا مقام

حضرت مسیح موعود نے حدیث کو ہدایت کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

''میں نے سنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے......

دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہئے۔ اس کا نام سنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے۔ سنت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنت سے کمتر ہے۔ کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں۔ لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دے گی''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

2۔ احادیث کا مرتبہ قرآن سے کم ہے۔

حضرت مسیح موعود نے حدیث کا اصل مقام بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں۔ اعتقادی امر تو الگ بات ہے۔ جو چاہو اعتقاد کرو۔ مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ کا ہے۔ چنانچہ ایک ہی حدیث میں جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہنچتی ہیں۔ اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ ایک ہی وقت میں اور ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 265)

مزید فرمایا:۔

''تمام احادیث اسی درجہ کی وحی میں داخل ہیں جن کو غیر متلو وحی کہتے ہیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 353)

احادیث میں رطب و یابس سب کچھ ملا ہوا ہے اس بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

''کتب احادیث میں رطب و یابس سب کچھ ہوتا ہے اور عامل بالحدیث کو تنقید کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ ایک نہایت نازک کام ہے۔ کہ ہر ایک قسم کی احادیث میں سے احادیث صحیحہ تلاش کریں اور پھر اس کے صحیح معنی معلوم کریں اور پھر اس کے لئے صحیح محمل تلاش کریں''۔

(انوار اسلام روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

احادیث کی نسبت

حضرت مسیح موعود نے احادیث پر عمل کرنے کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ ان کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہے اور ہر کوئی اپنے معشوق کے کلمات کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''بہر حال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔ مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 63)

حدیث کو عقل پر فوقیت ہے

حضرت مسیح موعود نے مذہب کے لئے عقل کو حاکم نہیں ٹھہرایا بلکہ فرمایا:

''اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی''۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 552)

انسانی فقہ پر ترجیح

حضرت مسیح موعود نے حدیث کو دوسرے تمام علوم پر فوقیت دی ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ قرآن کے مطابق ہے تو اسے دوسرے تمام علوم پر فوقیت ہے۔ آپ نے فرمایا۔

''ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ ......وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثوں کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیں جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے اور نہ ایسے طور سے ان حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دے دیں جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائیں''۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 212,213)

انسانوں کے اقوال پر حدیث کی فوقیت

حضرت مسیح موعود نے حدیث کو قرآن کے تابع ٹھہرایا اور باقی سارے جہان کے اقوال کو احادیث کے تابع رکھا اور اس کے مقابل پر کسی اور کا قول قبول کرنے سے انکار کیا۔ فرمایا:

''ایسی حدیث جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ تو اس صورت میں محض ابوہریرہ کا اپنا قول رد کرنے کے لائق ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے مقابل پر ہیچ اور لغو ہے اور اس پر اصرار کرنا کفر تک پہنچا سکتا ہے''۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 410)

حدیث کی اہمیت

1۔ اسلام کا بڑا حصہ انہی روایات پر مبنی ہے۔
حضرت مسیح موعود نے حدیث کا اصل مقام بیان فرمایا ہے مگر اس کو بکلی رد نہیں فرمایا بلکہ ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:
''اگر یہی بات سچ ہے کہ اہل اسلام کے پاس بجز قرآن کریم کے جس قدر منقولات ہیں وہ تمام ذخیرہ کذب اور جھوٹ اور افترا اور ظنون اور اوہام کا ہے تو پھر شاید اسلام میں سے کچھ تھوڑا ہی حصہ باقی رہ جائے گا وجہ یہ کہ ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنجوقت ہم پڑھتے ہیں گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنت۔ اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت۔ اور مغرب تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزارہا جزئیات ہیں جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ کے متعلق ہیں اور ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا وقت ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے''۔
(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 299)
مزید فرمایا:
''مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ''۔
(اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 295)
مزید فرمایا:۔
''قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑے کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ طیار ہوا ہے''۔
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

2۔ قرآن اور سنت کے لئے بطور گواہ

آپ فرماتے ہیں:
''حدیثیں قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہوگئیں''۔
(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 211)

مزید فرماتے ہیں:
''حدیثوں کو ہم اس سے زیادہ درجہ نہیں دے سکتے کہ وہ بعض مقامات میں بطور تفصیل اجمالات قرآنی ہیں''۔
(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 41)
مزید فرمایا:
''اب سمجھنا چاہئے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل واتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل اور مبسوط طور پر احادیث سے ہی ہم نے لیا ہے''۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400)
حدیث کے خادم قرآن ہونے کا فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا۔
''نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کا ادب قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقع پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں''۔
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

3۔ تاریخ اسلام کا مدار بھی احادیث پر ہے

اسلام کی تاریخ کا مدار بھی احادیث پر ہے احادیث کا انکار کرنے کی صورت میں تاریخ اسلام سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ آپ اس بارے میں فرماتے ہیں:۔
''علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدء اور منبع یہی احادیث ہی ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہئے کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آنحضرت ﷺ کے اصحاب تھے جن کو بعد وفات آنحضرت ﷺ اسی ترتیب سے خلافت ملی اور اسی ترتیب سے ان کی موت بھی ہوئی کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں اور اس صورت میں ممکن ہوگا کہ تمام نام فرضی ہی ہوں اور دراصل نہ کوئی ابوبکرؓ گزرا ہو نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نہ علیؓ..... اور قرآن شریف میں ان ناموں کا کہیں ذکر نہیں..... ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ہونا اور پھر آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں سے ایک کا نام خدیجہ اور ایک کا نام عائشہ اور ایک کا نام حفصہ رضی اللہ عنہن ہونا اور دایہ کا نام حلیمہ ہونا اور غار حرا میں جا کر آنحضرت ﷺ کا عبادت کرنا اور بعض صحابہ کا حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور آنحضرت ﷺ کا بعد بعثت دس سال تک مکہ میں رہنا اور پھر وہ تمام لڑائیاں ہونا جن کا قرآن کریم میں نام و نشان نہیں اور صرف احادیث سے یہ تمام امور ثابت ہوتے ہیں۔ تو کیا ان تمام واقعات سے اس بناء پر انکار کر دیا جاوے کہ احادیث کچھ چیز نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر مسلمانوں کیلئے ممکن نہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے پاک سوانح میں سے کچھ بھی بیان کر سکیں...... یہ تمام امور صرف احادیث اور اقوال صحابہ کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اگر احادیث کچھ بھی چیز نہیں تو پھر اس زمانہ کے حالات دریافت کرنا نہ صرف ایک امر مشکل بلکہ محالات میں سے ہوگا اور اس صورت میں واقعات آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت مخالفین کو ہر یک افترا کی گنجائش ہوگی اور ہم دشمنوں کو بیجا حملہ کرنے کا بہت سا موقع دیں گے اور ہمیں ماننا پڑے گا کہ جو کچھ ان احادیث کے ذریعہ سے واقعات اور سوانح دریافت ہوتے ہیں وہ سب ہیچ اور کالعدم ہیں یہاں تک کہ صحابہ کے نام بھی یقینی طور ثابت نہیں۔ غرض ایسا خیال کرنا کہ احادیث کے ذریعے سے کوئی یقینی اور قطعی صداقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی گویا اسلام کا بہت سا حصہ اپنے ہاتھ سے نابود کرنا ہے''۔
(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 299,300)
آپ مزید فرماتے ہیں:
''اگر احادیث کو ہم بکلی ساقط الاعتبار سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا ہمیں مشکل ہوگا کہ درحقیقت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما و عثمان ذوالنورین اور جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام اور امیر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے۔ صرف فرضی نام نہیں کیونکہ قرآن میں ان میں سے کسی کا نام نہیں''۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400)

3۔ خدا کی محبت کے حصول کا ذریعہ

خدا تعالیٰ کی محبت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ احادیث کی پیروی کرنا بھی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
''احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ...... پس جبکہ خدا تعالیٰ کی محبت آنحضرت ﷺ کی اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لیے جن پر اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے۔ پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے''۔
(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 208)

صحت حدیث کا معیار

حضرت مسیح موعود نے احادیث کا معیار صحت بیان کرتے ہوئے صحت کے لحاظ سے احادیث کو دو قسموں میں بیان کیا ہے اور سنت کو قطعی اور واجب العمل قرار دیا ہے اور حدیث کی دوسری قسم کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ تب واجب العمل ہوگی اگر قرآن اور سنت کے مطابق ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں۔
''واضح ہو کہ احادیث کے دو حصے ہیں ایک وہ حصہ جو سلسلہ تعامل کی پناہ میں کامل طور پر آ گیا ہے۔ یعنی وہ حدیثیں جن کو تعامل کے محکم اور قوی اور لاریب سلسلہ نے قوت دی ہے اور مرتبہ یقین تک پہنچا دیا ہے۔ جس میں تمام ضروریات دین اور عبادات اور عقود اور معاملات اور احکام شرع متین داخل ہیں سو ایسی حدیثیں تو بلاشبہ یقین اور کامل ثبوت کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔ اور جو کچھ ان حدیثوں کو قوت حاصل ہے وہ قوت فن حدیث کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوئی اور نہ وہ احادیث منقولہ کی ذاتی قوت ہے اور نہ وہ راویوں کا وثاقت اور اعتبار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے بلکہ وہ قوت بابرکت وطفیل سلسلہ تعامل پیدا ہوئی ہے۔ سو میں ایسی حدیثوں کو جہاں تک ان کو سلسلہ تعامل سے قوت ملی ہے ایک مرتبہ یقین تک تسلیم کرتا ہوں''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 35)
حضرت مسیح موعود نے احادیث کے دوسرے سلسلہ کو جو صرف راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں ظنی قرار دیا ہے۔ آپ اس بارے میں فرماتے ہیں:۔
''لیکن دوسرا حصہ حدیثوں کا جن کو سلسلہ تعامل سے کچھ تعلق اور رشتہ نہیں ہے اور صرف راویوں کے سہارے سے اور ان کی راست گوئی کے اعتبار پر قبول کی گئی ہیں ان کو میں مرتبہ ظن سے بڑھ کر خیال نہیں کرتا اور غایت کار مفید ظن ہو سکتی ہیں کیونکہ جس طریق سے وہ حاصل کی گئی ہیں۔ وہ یقینی اور قطعی الثبوت طریق نہیں ہے بلکہ بہت سے آویزش کی جگہ ہے۔ وجہ یہ کہ ان حدیثوں کا فی الواقع صحیح اور راست ہونا تمام راویوں کی صداقت اور نیک چلنی اور سلامت فہم اور سلامت حافظہ اور تقویٰ وطہارت وغیرہ شرائط پر موقوف ہے اور ان تمام امور کا کما حقہ اطمینان کے مطابق فیصلہ ہونا اور کامل درجہ کے ثبوت پر جو حکم روایت کا رکھتا ہے پہنچنا محال کا حکم رکھتا ہے۔ اور کسی کو طاقت نہیں کہ ایسی حدیثوں کی نسبت ایسا ثبوت کامل پیش کر سکے...... سو چونکہ واقعی صورت یہی ہے کہ جس قدر حدیثیں تعامل کے سلسلہ سے فیضیاب ہیں اور حسب استفاضہ اور بقدر اپنے فیضیابی کے یقین کے درجہ تک پہنچ گئی ہیں۔ لیکن باقی حدیثیں ظن کے مرتبہ سے زیادہ نہیں۔ غایت کار بعض حدیثیں

ظن غالب کے مرتبہ تک ہیں''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 35)

قرآن حاکم ہے

حضرت مسیح موعود نے قرآن کو حدیث پر قاضی قرار دیا ہے اور قرآن کے خلاف کسی بھی روایت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خواہ وہ دوسرے راویوں کے نزدیک کتنی ہی ثقہ کیوں نہ ہو۔ آپ اس بارے میں فرماتے ہیں۔

''ہمارا ضرور یہ مذہب ہونا چاہئے کہ ہم ہر حدیث کو اور ہر ایک قول کو قرآن کریم پر عرض کریں تا ہمیں معلوم ہو کہ وہ واقعی طور پر اسی مشکوٰۃ وحی سے نور حاصل کرنے والے ہیں جس سے قرآن نکلا ہے یا اس کے مخالف ہیں''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 22)

''قرآن کریم ہر یک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت و عدم صحت پر کھنے کے لئے محک ہے''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 30)

قرآن کریم صرف ان روایات کے لئے معیار ہے جو راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''درحقیقت قرآن کریم احادیث کے لئے جو راویوں کے دخل سے جمع کی گئی ہیں معیار ہے۔ گو اس معیار کے تمام استعمال پر عوام کو فہمی قدرت حاصل نہیں صرف اخص لوگوں کو حاصل ہے۔ لیکن قدرت کا حاصل نہ ہونا اور چیز ہے اور ایک چیز کا ایک کے لیے واقعی طور پر معیار ہونا یہ اور امر ہے''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 92)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''میرا مذہب بھی اسی قدر ہے کہ باستثناء سنن متوارثہ متعاملہ کے جو احکام اور فرائض اور حدود کے متعلق ہیں باقی دوسرے حصہ کی احادیث میں سے جو اخبار اور قصص اور واقعات ہیں جن پر نسخ بھی وارد نہیں ہوتا اگر کوئی حدیث نصوص بینہ قطعیہ صریحۃ الدلالت قرآن کریم سے صریح مخالف واقع ہو گو وہ بخاری کی ہو یا مسلم کی میں ہرگز اس کی خاطر اس طرز کے معنی کو جس سے مخالفت قرآن لازم آتی ہے قبول نہیں کروں گا''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 100)

حدیث قرآن پر قاضی نہیں ہو سکتی اس بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

''نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے۔ قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہیں''۔
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 62)

فرمایا:

''اگر فرض کے طور پر کوئی حدیث قرآن اور احادیث صحیحہ کی مخالف ہو تو وہ قابل سماعت نہیں ہو گی۔ کیونکہ ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں۔ جو احادیث صحیحہ اور قرآن کے مخالف نہ ہو''۔
(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 404)

پھر حضرت مسیح موعود نے محدثین کے اصولوں کے مطابق بظاہر ضعیف نظر آنے والی روایات کو جو قرآن کے مطابق ہیں ان کو واجب العمل قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''میں حدیث کو جب تک قرآن کے صریح مخالف نہ ہو موضوع قرار نہیں دے سکتا۔ اور میں سچے دل سے اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ حدیثوں کے پرکھنے کے لئے قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی معیار ہمارے پاس نہیں''۔
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 36)

آپ اسی اصول کی مزید تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''قرآن کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑے کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو۔ تا گمراہی میں نہ پڑو''۔
(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

صحیح احادیث کے مخالف حدیث قابل قبول ہے

حضرت مسیح موعود نے حدیث کی صحت کا ایک اور معیار یہ بیان کیا کہ وہ کسی اور صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو۔ فرمایا۔

''ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ اور قرآن کے مخالف نہ ہو''۔
(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 404)

مزید فرمایا:

''ہمیں قرآن اور احادیث صحیحہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی امر اس کے مخالف ہوگا تو ہم اس کے وہ معنی ہرگز قبول نہیں کریں گے جو مخالف ہوں۔ احادیث پر نظر ڈالنے کے وقت یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ ایسی حدیثوں پر بھروسہ نہ کریں جو ان احادیث سے مناقض اور مخالف ہوں۔ جن کی صحت اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکی ہو اور نہ ایسی حدیثوں پر جو قرآن کی نصوص صریحہ بینہ محکمہ سے صریح مخالف اور مغائر اور مبائن واقع ہوں''۔
(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 404)

فرمایا۔

''اگر ایسی حدیث ہے جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کا جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں''۔
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 62)

پیشگوئی پر مشتمل احادیث کو قبول کرنے کا معیار

حضرت مسیح موعود نے ایک اور معیار دوسرے محدثین کے اصولوں سے الگ بیان فرمایا ہے۔ عام محدثین کے مطابق کسی روایت کی صحت کا معیار اس کے بیان کرنے والے راویوں کے حالات پر ہوتا ہے۔ اگر راویوں کے حالات مخدوش ہوں تو اس روایت کی صحت کو کسی طرح بھی صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ایک اور اصول بیان فرمایا ہے۔ آپ نے صرف سند کو صحت معیار بنانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''یہ کہنا کہ ہم اسی قول کو حدیث کہیں گے جس کا اسناد آنحضرت ﷺ تک پہنچتا ہو یعنی وہ مرفوع متصل ہو۔ یہ اور جہالت ہے۔ کیا جو منقطع حدیث ہو اور مرفوع متصل نہ ہو۔ وہ حدیث نہیں کہلاتی۔ شیعہ مذہب کے امام اور محدث کسی حدیث کو آنحضرت ﷺ تک نہیں پہنچاتے۔ تو کیا ان اخبار کا نام احادیث نہیں رکھتے اور خود سنیوں کے محدثوں نے بعض اخبار کو موضوع کہہ کر پھر بھی ان کا نام حدیث رکھا اور حدیث کی کئی قسموں پر منقسم کر کے سب کا نام حدیث ہی رکھ دیا''۔
(تحفہ غزنویہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 570)

آپ فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ ایسی حدیثیں صدہا ہیں جن میں پیشگوئیاں ہیں اور اکثر ان میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں۔ پس اگر کوئی حدیث ان میں سے پوری ہو جائے اور تم یہ کہہ کر ٹال دو کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے یا کوئی راوی اس کا متدین نہیں ہے۔ تو اس صورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو رد کر دو جس کا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیشگوئی اس کی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دے کر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع کر دو گے۔ پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھیرو گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ ...... پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔ کیا ایسے موقعہ پر یہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہیں ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے میں کسی محدث نے غلطی کھائی۔ اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جھوٹی حدیث کو سچی کر کے خدا نے غلطی کھائی''۔
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 63)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''جس حدیث کی پیشگوئی واقعی طور پر سچی نکلی اس کا درجہ فی الحقیقت صحاح سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اس کی صداقت بدیہی طور پر ظاہر ہو گئی۔ غرض جب حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو پھر بھی اس میں شک کرنا صریح بے ایمانی ہے''۔
(انوار اسلام روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 48 حاشیہ 47)

مزید فرمایا۔

''جبکہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہو گئی تو وہ جرح جس کی بناء شک پر ہے اس یقینی واقعہ کے مقابل پر جو حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل ہے۔ کچھ چیز ہی نہیں۔ یعنی پیشگوئی کا پورا ہونا یہ گواہی دے رہا ہے۔ کہ یہ صادق کا کلام ہے اور اب یہ کہنا کہ وہ صادق نہیں بلکہ کاذب ہے بدیہیات کے انکار کے حکم میں ہے اور ہمیشہ سے یہی اصول محدثین کا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا''۔
(ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 508)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''اس حدیث سے بڑھ کر اور کون سی حدیث صحیح ہوگی۔ جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کر کے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے''۔
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 204)

مزید فرمایا۔

''پس جبکہ یہ پیشگوئی اپنے معنوں کی رو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اب یہ کچے بہانے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے''۔
(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 205)

مزید فرمایا:

''یہاں تک ممکن ہے کہ ایک حدیث کو محدثین نے وضعی قرار دیا ہو اور اس حدیث کی پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہو جائے اور اس طرح پر اُس حدیث کی صحت کھل جائے۔ ہمیں اصل غرض تحقیق صحت سے ہے نہ محدثین کے قواعد سے''۔
(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 294)

بخاری اور مسلم کا مقام

آپ بخاری کا مقام بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

’’مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے ....ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں‘‘

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 65)

مزید فرمایا۔

’’بخاری کے پڑھنے سے دل صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں برکت اور نور ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ کے منہ سے نکلی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ 248)

آپ نے بخاری اور مسلم کے بارے میں فرمایا۔

’’دوسری کتابیں جو ہماری مسلم کتابیں ہیں۔ ان میں سے اول درجہ پر بخاری ہے اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہیں جو قرآن شریف سے مخالف نہیں۔اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے۔اور اس کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ وہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی۔ابن ماجہ۔مؤطا۔ نسائی۔ابو داؤد۔دار قطنی کتب حدیث ہیں۔جن کی حدیثوں کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں‘‘۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد10 صفحہ 87,86)

مزید اس بارے میں فرمایا:

’’صحیح مسلم اس شرط سے وثوق کے لائق ہے کہ جب قرآن یا بخاری سے مخالف نہ ہو اور بخاری میں صرف ایک شرط ہے کہ قرآن کے احکام اور نصوص صریحہ بینہ سے مخالف نہ ہو اور دوسری کتب حدیث صرف اس صورت میں قبول کے لائق ہوں گی کہ قرآن اور بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہوں‘‘۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد10 صفحہ 60 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کے مقابل پر صحیح بخاری اور مسلم کے بارے میں فرمایا۔

’’الغرض میرا مذہب یہی ہے کہ البتہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ظنی طور پر صحیح ہیں مگر جو حدیث صریح طور پر ان میں سے مبائن و مخالف قرآن کریم کے واقع ہوگی وہ صحت سے باہر ہو جائے گی۔آخر بخاری اور مسلم پر وحی تو نازل نہیں ہوتی تھی‘‘۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 15)

مزید فرمایا:

’’امام بخاری اور مسلم کی عظمت شان اور ان کی کتابوں کا امت میں قبول کیا جانا اگر مان بھی لیا جائے تب بھی اس بات کی دلیل نہیں ہوسکتا کہ وہ کتابیں قطعی اور یقینی ہیں ۔ کیونکہ امت نے ان کے مرتبہ قطع اور یقین پر ہرگز اجماع نہیں کیا‘‘۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 98)

بخاری کتاب الطب باب السحر میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔جس کے نتیجہ میں نعوذ باللہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی یادداشت متاثر ہوگئی تھی۔حضرت مسیح موعود کے سامنے جب اس کا ذکر کیا گیا تو حضور نے فرمایا۔

’’آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کرسکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو......معلوم ہوتا ہے کہ کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔گو ہم نظر تہذیب سے دیکھتے ہیں۔لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت ﷺ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔اس وقت احادیث جمع کرنے کا وقت تھا گو انہوں نے سوچ سمجھ کر احادیث کو درج کیا تھا۔مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا۔لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔ آثار نبی جمع کرنا بڑے ثواب کا کام ہے لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جمع کرنے والے خوب غور سے کام نہیں لے سکتے۔اب ہر ایک کو اختیار ہے کہ خوب غور اور فکر سے کام لے جو ماننے والی ہو وہ مانے اور جو چھوڑنے والی ہو وہ چھوڑ دے‘‘۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 348,349)

’’قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں۔اتباع کریں۔ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں۔اور بخاری اور مسلم کی بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 108,107)

مقام حدیث کے بارے میں آخر میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ درج کرتا ہوں۔

’’خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے نمونے پر چلیں اور آپ کے ہر قول اور فعل کی پیروی کریں۔چنانچہ فرماتا ہے۔ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ......پھر فرماتا ہے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ ......اگر آنحضرت ﷺ کے اقوال اور افعال عیب سے خالی نہ تھے تو کیوں ہم پر واجب کیا گیا کہ ہم آپ کے نمونے پر چلیں‘‘۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد2 جون1903 صفحہ 245,246 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ آل عمران ص21)

مزید فرمایا:

’’بہر حال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو۔لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اس کی تطبیق کے لئے فکر کرو۔شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو کہ وہ رسول اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کرلو۔کیونکہ قرآن اس کا مصدق ہے‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 63)

کشتیِ نُوح

روحانیت کے بحر میں یونہی نہ تُو اُچھل
انجان راستوں پہ نہ بن راہبر کے چل

اس بحرِ بیکراں کا کنارہ کوئی نہیں
دانشوری کا اس میں گزارہ کوئی نہیں

تنکوں سے منطقوں کی سہارا کوئی نہیں
چپکے سے جا کے نوحؑ کی کشتی میں بیٹھ جا

کر اختیار عاجزی ، پستی میں بیٹھ جا
ڈھیلا سا خود کو چھوڑ کے مستی میں بیٹھ جا

تیراکیوں کے زعم کو دل سے نکال دے
یہ راہ پُر خطر ہے بہت دیکھ بھال لے

ڈوبے گا زیر آب ہر اک عقل کا پہاڑ
عرشی کر آج عشق کی راہوں کو اختیار

اس راہ پر ہی آج ہے جینے کا سب مدار
کل جو غفور تھا ہے وہی آج قہر بار

کنعاں نہ بن کہ صاف ہے قُرآں میں لکھا
کوئی نہیں بچائے جو اللہ کے سوا

ارشاد عرشی ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کے کام

تحریک جدید کے کاموں کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

’’دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت دونہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدِنظر رکھا گیا ہے۔‘‘ (مطالبات ص4)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کو خوشخبری ہو کہ وہ ان دونوں عظیم الشان کاموں میں حصہ لے کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس میں کماحقہٗ حصہ لے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان داخلہ

راولپنڈی میڈیکل کالج نے 2012ء میں درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی	5سالہ
آرتھوٹکس اینڈ پروستھیٹک	4سالہ
آپٹومیٹری اینڈ آرتھوپٹک	4سالہ
میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی	4سالہ
میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی	4سالہ

ایف ایس سی (پری میڈیکل) یا مساوی تعلیم میں کم از کم 60 فیصد نمبر داخلہ کیلئے ضروری ہیں۔

ہاسٹل، اکاموڈیشن اور ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا نہ ہوگی۔ فارمز جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 فروری 2012 ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 051-9290770, 051-9290755 پر رابطہ کریں۔

www.rmc.edu.pk.com

(نظارت تعلیم)

گمشدہ اشیاء

مورخہ 28 جنوری 2012ء کو محترم نذیر احمد صاحب ولد مکرم محمد صدیق صاحب (ملاحت برقعہ اینڈ کلاتھ ہاؤس) کے ریلوے روڈ پر ایک لفافے میں کھاتہ رجسٹر، کیلکو لیٹر اور مبلغ -/2600 روپے گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ دفتر صدر عمومی یا فون نمبر 0333-6587160 پر اطلاع کر دیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تقریب تکمیل حفظ قرآن کریم

مکرم محمد ظفر اللہ اسلم چیمہ صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال میری بیٹی عزیزہ حافظہ فاتحہ ظفر کو حفظ قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ موصوفہ نے بفضل اللہ تعالیٰ دو سال چار ماہ اور تین دن میں قرآن پاک مکمل طور پر حفظ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 9 نومبر 2011ء کو بعد نماز مغرب گھر پر ہی تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالرحمت غربی ربوہ نے بچی سے قرآن پاک کے چند حصے سنے اور اختتامی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو یہ سعادت بہت مبارک فرمائے، نور قرآن سے منور کرے، عمر بھر قرآن پاک پڑھنے، سمجھنے یاد رکھنے اور اس پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ فریحہ سلطانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 19 جنوری 2012ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مکرم عطاء الوہاب صاحب ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم آف ککی نو ضلع جھنگ کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرمہ فریحہ سلطانہ صاحبہ مکرم صوبیدار (ر) حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ آف گوٹھ رحمٰن آباد بلڑی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان کی نواسی اور مکرم چوہدری محبّ الرحمٰن صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد کی پوتی ہے۔ مکرم عطاء الوہاب صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی ضلع ہوشیار پور کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رکھے اور خلافت احمدیہ کے سچے حقیقی جانثار اور وفادار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد امجد شاد صاحب امیر حلقہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے نانا مکرم مبارک احمد صاحب ساکن محلّہ اسلام آباد نئی آبادی سیالکوٹ مورخہ 22 دسمبر 2011ء کو بعمر قریباً 92 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 22 دسمبر کو ہی بعد نماز عصر مقامی احمدیہ قبرستان سیالکوٹ میں ان کی نماز جنازہ مکرم مربی صاحب شہر سیالکوٹ نے پڑھائی اور وہیں تدفین ہوئی۔ مرحوم نیک، سادہ مزاج، پنجوقتہ نماز کے پابند اور دعا گو انسان تھے۔ مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت عنایت اللہ صاحب رنگریز آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ خدا کے فضل سے چار خلفائے احمدیت کا زمانہ دیکھا اور چاروں خلفاء سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مرحوم نے تین بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب سیالکوٹ، مکرم سہیل احمد صاحب لندن، مکرم مظفر احمد صاحب لندن اور تین بیٹیاں مکرمہ شمیم اختر صاحبہ سیالکوٹ، مکرمہ رضوانہ بشارت صاحبہ فرانس اور مکرمہ بشریٰ ہدایت صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم عبدالشکور اسلم صاحب آئس لینڈ

آئس لینڈ (Iceland) میں دوسری بین المذاہب کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئس لینڈ کو دوسری سالانہ بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس 7/اکتوبر 2011ء کو Reykjavik میں Nordic House میں منعقد ہوئی۔ اس جگہ کو کلمہ طیبہ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بڑی تصویر اور جماعتی ماٹو "Love for All Hatred for None" کے ساتھ مزین کیا گیا تھا۔ اسی طرح بعض الہامات کے بینرز بھی لگائے گئے۔

جماعت کی نمائندگی میں مکرم ولیم بلال ایٹکنسن صاحب نے "Religious Tolerence" کے موضوع پر تقریر کی۔

رومن کیتھولک چرچ کے نمائندہ نے بھی اسی موضوع پر اظہار خیال کیا۔ ان کے بعد Ethical Humanist Organisation کی طرف سے ایک نمائندہ نے بھی تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ شاملین کی طرف سے دلچسپی دیکھنے میں آئی اور انہوں نے مستقبل میں بھی ایسے پروگرام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب نے اس پروگرام میں شرکت کرنی تھی لیکن کسی وجہ سے وہ پہنچ نہ سکے۔ اس لئے خاکسار (عبدالشکور اسلم) نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تعارفی کلمات پیش کئے۔

مہمانوں کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Islam's Responce to Contemporary Issues" تحفہ کے طور پر دی گئی۔

پروگرام کے آخر پر سب شاملین و مہمانان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

گزشتہ سال حاضری 35 تھی لیکن اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 65 افراد حاضر ہوئے۔ جماعتی کتب برائے فروخت بھی میسر تھیں اور اس کے علاوہ کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ رومن کیتھولک اور Ethical Humanist کے لٹریچر کے لئے بھی الگ جگہ مہیا تھی۔

ایم ٹی اے کی ٹیم جرمنی سے ریکارڈنگ کے لئے آئی تھی۔ چند شاملین نے انٹرویو بھی ریکارڈ کروائے اور ایسے مزید پروگراموں کے لئے بھی تمنا کا اظہار کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء)

☆......☆......☆

خبریں

پاکستان نے ایران گیس منصوبے پر امریکی دباؤ مسترد کر دیا پاکستان نے پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبے پر امریکی دباؤ مسترد کرتے ہوئے اپنی توانائی کی مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے منصوبہ پر کام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے وفاقی وزیر پٹرولیم سے ملاقات کی اور پاک ایران گیس پائپ لائن پر اپنے تحفظات سے آگاہ کیا۔ تاہم وفاقی وزیر نے انہیں دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ یہ منصوبہ پاکستان کی اقتصادی ترقی کیلئے انتہائی اہم ہے اس لئے یہ منصوبہ جاری رہے گا۔

اورکزئی میں ڈرون حملہ اورکزئی ایجنسی کے علاقہ درندشیخان میں امریکی جاسوس طیارے نے تین میزائل داغے جس کے نتیجہ میں 13 افراد ہلاک ہوگئے۔

قاہرہ میں فٹبال میچ کے دوران تماشائیوں میں تصادم مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ایک فٹبال سٹیڈیم میں دو مقامی فٹبال کلبوں الاہلی کلب اور المصری کلب کی ٹیموں کے درمیان میچ ہوا۔ جو الاہلی کلب نے ایک کے مقابلے میں تین گول سے جیت لیا ریفری نے میچ منسوخ کیا تو اس کے بعد دونوں ٹیموں کے تماشائی سٹیڈیم میں داخل ہو گئے اور ان میں ہنگامہ آرائی کے بعد تصادم ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں 73/افراد ہلاک جبکہ سینکڑوں زخمی ہوگئے۔

مچھ میں ایف سی کی چوکیوں پر حملہ بلوچستان کے علاقے مچھ میں سیکیورٹی فورسز کی تین چیک پوسٹوں پر نامعلوم حملہ کیا جس کے باعث 16 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 14 زخمی ہوگئے۔ جبکہ فائرنگ کی زد میں آکر 7 کان کن بھی ہلاک ہوگئے۔

پاکستانی کرکٹر محمد عامر کو لندن جیل سے رہا کر دیا گیا سپاٹ فکسنگ کیس میں ملوث پاکستانی کرکٹر محمد عامر کو لندن کی جیل سے رہا کر دیا گیا۔ انہیں برطانوی عدالت نے 6 ماہ کی قید سنائی تھی جو 9 فروری کو پورا ہونا تھی۔ لیکن ان کے مثبت رویے اور انتظامیہ کے ساتھ برتاؤ کو دیکھتے ہوئے وقت سے پہلے ہی رہا کر دیا گیا ہے۔

واٹ مور ہی قومی کرکٹ ٹیم کے آئندہ کوچ ہوں گے پاکستان کرکٹ ٹیم نے انگلینڈ کے خلاف جس انداز میں ٹیسٹ سیریز جیتی ہے۔ اس کے بعد یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ کوچ محسن حسن خان کا مستقبل کیا ہوگا۔ تاہم پی سی بی کے ذرائع تصدیق کرتے ہیں کہ پاک انگلینڈ سیریز کا جو بھی نتیجہ ہو پی سی بی نے آسٹریلوی واٹ مور کی تقرری کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ جبکہ ممکنہ طور پر محسن حسن خان کو دوبارہ قومی سلیکشن کمیٹی یا کراچی کی ریجنل اکیڈمی کا سربراہ مقرر کیا جائے گا۔

بھارتی کپتان دھونی ٹیسٹ ٹیم کی قیادت چھوڑنے پر آمادہ ٹیسٹ کرکٹ میں ناقص کارکردگی اور مسلسل شکستوں سے دلبرداشتہ مہندر سنگھ دھونی ٹیسٹ کی کپتانی چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ دھونی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر بورڈ کے پاس ٹیسٹ ٹیم کی کپتانی کے لئے مجھ سے بہتر کوئی آپشن ہے تو میں خوشی سے قیادت چھوڑ دوں گا۔ دھونی کا یہ بیان سامنے آتے ہی بھارتی میڈیا نے نئے ٹیسٹ کپتان کیلئے وریندر سہواگ اور ویرات کوہلی کو فیورٹ قرار دے دیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔ فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گرلز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرلز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0334-7801578

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ:+92-476212310

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد ٹیلیٹی سٹور ربوہ

ربوہ گرائمر سکول
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ضرورت سٹاف
1 ٹیچرز 4 عدد اہلیت B.A/B.Ed
2 ٹرینی ٹیچرز 2 عدد اہلیت F.A/F.Sc
3 مددگار کارکن (مرد)
4 کلرک (مرد)
براہ کرم دفتری اوقات میں تشریف لائیں یا فون پر رابطہ کریں
27/1 دارالصدر شمالی یا 44/2 ناصر آباد جنوبی فون: 047-6215676,0315-6215676

The New Paradise Academy
ربوہ میں ایک اور نئے تعلیمی ادارے کا آغاز (نظارت تعلیم کی اجازت سے)
1-Class Play Group To 8th
2-Specical Faciltyof Pick & Drop For Students & Teachers,
3- Computer Special Facilty for Play Group to Prep
یکم فروری 2012ء سے داخلے کا آغاز
ضرورت سٹاف
ٹیچر: کم ازکم تعلیم BA,BSc,B.Ed (تجربہ انگلش میڈیم سکول)
گارڈ: اسلحہ بمعہ لائسنس ہونا چاہئے
آیا: کسی سکول کا تجربہ کم ازکم دوسال
درخواست صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ منظور کی جائے گی
ایڈریس: مسرور ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ فون: 0332-7056211
پرنسپل حافظ عطیۃ الجلیل

Job Opportunities in Skylite Communications Rabwah Office

Position	Requrements
IT Professionals	Graduate/Mastein Computer Science with 2year Experience
Internet Marketer Graduate.	Well Conversant to Facebook, Twitter, LinkedIn, Google+
Web Disigner	HTML, CSS, Dreamweaver, javaScript, PHP, WoRDPRESS
Accountas & Admind Assistant	B.Com with one Year Experience

Gratuity and medical Facility are also Provided
send your CV on jobs@skylite.com OR Contact at 0476215742
Skylite .communications